مولانا عبدالقیوم حقانی / قاضی عبدالحلیم

# تبصرۂ کتب

**کتاب الآثار** تالیف ۔ الامام اعظم ابوحنیفہ النعمان بن ثابت الکوفی المتوفی ۱۵۰ھ ۔ بروایت الامام الربانی محمد بن حسن الشیبانی المتوفی ۱۸۹ھ مع مقدمہ و حواشی ۔ صفحات ۴۸۲ ۔ سائز متوسط ۔ طباعت آفسٹ ، مع مجلد کور ناشر ۔ ڈاکٹر عبدالرحمن غضنفر ۔ قیمت ۷۵ روپے ۔ ملنے کا پتہ :۔ الرحیم اکیڈمی اے ۷/۷ ۔ اعظم نگر ۔ لیاقت آباد کراچی ۱۹ ۔

عام طور پر کتاب الآثار کو امام محمد بن حسن شیبانی کی تالیف سمجھا جاتا ہے جب کہ محقق بات یہ ہے کہ یہ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی تالیف ہے ۔ امام اعظم کے دیگر تلامذہ مثلاً امام ابویوسف المتوفی ۱۸۲ھ ۔ امام زفر بن الہذیل المتوفی ۱۵۸ھ ۔ امام حسن بن زیادہ المتوفی ۲۰۴ھ وغیرہ کی طرح امام محمد نے بھی اپنے استاذ و شیخ امام ابوحنیفہؒ سے اس کی روایت کی ہے ۔ حافظ ابن حجر عسقلانی المتوفی ۸۵۲ھ تعجیل المنفعۃ میں لکھتے ہیں ۔

والموجود من احادیث ابی حنیفۃ انما ھو کتاب الآثار التی رواھا محمد بن حسن عنہ (ص ۱۱ طبع دمشق)

اس لئے کتاب الآثار کی اہمیت کے لئے اتنی بات کافی ہے کہ یہ براہ راست صاحب مذہب کی تالیف ہونے کی بناء پر مسلک حنفی کا اولین ماخذ ہے ۔ علاوہ ازیں ذخیرۂ کتب حدیث میں اس کتاب کو یہ شرف بھی حاصل ہے کہ فقہی ابواب کے مطابق سب سے پہلے اسی کی ترتیب و تالیف عمل میں آئی ۔ مؤطا امام مالک اسی کا نقش ثانی ہے ۔ پھر یہ ترتیب اس درجہ مقبول ہوئی کہ بعد کے محدثین نے اپنی تالیفات میں اسی کی پیروی کی ۔ علامہ سیوطی المتوفی ۹۱۱ھ امام اعظم کے مناقب کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں :۔

من مناقب ابی حنیفۃ التی انفرد بہا انہ اول من دون علم الشریعۃ و رتبہ ابوابا ثم تبعہ مالک بن انس فی ترتیب الموطاء ولم یسبق ابا حنیفۃ احد (تبییض الصحیفہ ص ۳۲)

کتاب الآثار اپنی اسی اہمیت کی بناء پر علمائے محققین کی بحث و نظر کا مرکز رہی ہے چنانچہ مشہور شارح حدیث حافظ الدنیا علامہ ابن حجر عسقلانی نے تعجیل المنفعۃ میں اور مستقل طور پر "الایثار بمعرفۃ رواۃ الآثار" میں اس کے رجال کو اپنی تحقیق کا محور بنایا ۔ نامور محقق و محدث حافظ زین الدین قاسم بن قطلوبغا حنفی المتوفی ۸۷۹ھ نے اس سے متعلق دو کتابیں لکھیں ایک رجال پر اور دوسری اس کی احادیث کی شرح میں ۔ صاحب کشف الظنون حاجی خلیفہ

چلپی کے بیان کے مطابق امام طحاوی نے بھی اس کی شرح لکھی ہے۔ بارہویں صدی کے شافعی عالم شیخ ابوالفضل نورالدین علی بن مراد موصلی المتوفی ۱۱۴۷ھ کی شرح کتاب الآثار کا ذکر تذکرے کی کتابوں میں ملتا ہے۔ زمانہ حال کے علماء میں مولانا مفتی مہدی حسن شاہجہانپوری صدر مفتی دارالعلوم دیوبند المتوفی ۱۳۹۶ھ نے اس کی ایک بسوط محققانہ شرح تالیف کی ہے جس کی اب تک صرف دو جلدیں شائع ہوسکی ہیں علاوہ ازیں مشہور محقق و عالم دین مولانا عبدالرشید نعمانی مدظلہ نے بھی اس کے رجال پر تحقیقی کام کیا ہے۔ بایں ہمہ یہ شکایت بے جا نہ ہو گی کہ یہ کتاب اپنی اہمیت و افادیت کے لحاظ سے جس اعتناء و توجہ کی مستحق تھی عام طور پر علمائے عصر اور خود احناف کی طرف سے اس کے متعلق تساہل اور سہل انگاری کا معاملہ کیا جا رہا ہے اور جس کتاب کے پڑھنے پڑھانے والے نہ ہوں۔ ناشرین و اہل مطابع اس کی اشاعت و طباعت پر جیسی توجہ کریں گے وہ ظاہر ہے اس لئے اولاً تو یہ جلدی دستیاب نہیں ہوسکتی تھی اور اگر کسی کتب خانہ میں اتفاقاً مل جاتی تو کتابت و طباعت انتہائی ناقص ہوتی تھی۔ خدا بھلا کرے ڈاکٹر عبدالرحمن غضنفر صاحب کا کہ انہوں نے اس کی اہمیت کو کما حقہ محسوس کیا اور عام روش کے برخلاف اسے ظاہری و معنوی محاسن سے آراستہ و پیراستہ کر کے شائع کر دیا ہے جس کے بارے میں بلا مبالغہ کہا جا سکتا ہے کہ اب تک کے تمام مطبوعہ نسخوں میں یہ نسخہ اپنی نفاست طباعت اور محققانہ تعلیقات کے لحاظ سے بڑھا ہوا فوقیت رکھتا ہے۔

ابتداء میں محقق عصر و محدث نبیل مولانا عبدالرشید نعمانی مدظلہ کے قلم سے قدرے مبسوط ایک مقدمہ ہے جو بجائے خود ایک خاصے کی چیز ہے جس میں کتاب الآثار کی بہت سی مخفی خصوصیات سے پردہ اٹھایا گیا ہے اور مولانا موصوف کی دیگر تحریروں کی طرح یہ مقدمہ بھی بحث و تحقیق کا ایک نمونہ ہے۔ اسی کے ساتھ تیرھویں صدی ہجری کے مشہور عالم دین مولانا عبدالباری فرنگی محلی المتوفی ۱۳۴۴ھ کا ایک نادر رسالہ "التعلیق المختار علی کتاب الآثار" شامل کتاب ہے ۶۹ صفحات پر مشتمل یہ رسالہ اپنے مضامین و مباحث کے لئے گنج بے بہا کی حیثیت رکھتا ہے جسے کتاب الآثار کے ساتھ پہلی بار شائع کیا گیا ہے لیکن اس کی تصحیح و کتابت کی جانب کتاب کے بقیہ حصہ کے اعتبار سے توجہ کم کی گئی ہے۔ جسے ہر پڑھنے والا واضح طور پر محسوس کر سکتا ہے۔ امید ہے کہ آیندہ ایڈیشن میں اس کمی کی تلافی کر دی جائے گی۔

اس عجالہ نافعہ کے بعد "کتاب الآثار" کا اصل متن ہے جو کتابت و طباعت اور تصویب و تصحیح کے اعتبار سے قابل ستائش ہے۔ اس کے ذیل میں مولانا نعمانی دامت برکاتہم کے مختصر مگر بڑے کام کے حواشی ہیں۔

بعد ازاں حافظ ابن حجر عسقلانی کا مشہور رسالہ "الایثار بمعرفۃ رواۃ الآثار" ہے اس پر بھی مولانا موصوف کے محققانہ حواشی ہیں۔ آخر میں "الاختیار فی ترتیب الآثار" کے عنوان سے ۴۷ صفحات پر مشتمل کتاب کا اشاریہ